جناب محمد حنیف قریشی ایم اے

"معالم العرفان فی دروس القرآن" پر ایک نظر

گزشتہ چودہ صدیوں سے دنیا کی متعدد زبانوں میں قرآن پاک کے تراجم اور تفاسیر شائع ہو رہی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند و بنگلہ دیش میں سب سے پہلے بارہویں صدی ہجری میں امام الہند حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ دہلویؒ نے اس وقت کی دفتری اور تعلیمی زبان فارسی میں کلام پاک کا ترجمہ کیا۔ بعد ازاں ان کے بڑے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ عبد العزیزؒ نے "تفسیر عزیزی" میں پہلے سوا پارے اور آخری دو پاروں کی تفسیر فارسی زبان میں ہی لکھی۔ اس کے بعد شاہ صاحبؒ کے دوسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ رفیع الدینؒ نے کلام پاک کا اردو زبان میں تحت اللفظ ترجمہ کیا۔ یہ ترجمہ آج تک رائج ہے۔ اسی زمانے میں شاہ صاحب کے تیسرے صاحبزادے حضرت مولانا شاہ عبد القادرؒ نے کلام پاک کا با محاورہ اردو ترجمہ "موضح القرآن" کے تاریخی نام سے ۱۲۰۵ھ مطابق ۱۷۹۱ء میں شائع کیا۔ یہ ترجمہ اب بھی کثرت سے رائج ہے اور بے حد مقبول ہے۔ گزشتہ دو صدیوں میں اس برصغیر میں جتنے بھی تراجم اور تفاسیر شائع ہوئی ہیں ان میں سے بیشتر کی بنیاد یہی تراجم ہیں۔ تفسیر "معالم العرفان فی دروس القرآن" جو حال ہی میں گوجرانوالہ میں بیس جلدوں میں منظر عام پر آئی ہے اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس تفسیر کے مصنف حضرت مولانا صوفی عبد الحمید صاحب سواتی مدظلہ کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ آپ کو شیخ العرب والعجم حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ سے شرف تلمذ اور روحانی نسبت کے ساتھ امام اہل سنت حضرت مولانا عبد الشکور صاحب فاروقی لکھنویؒ کے ادارہ سے بھی سند فضیلت حاصل ہے۔ آپ نے گوجرانوالہ میں ۱۹۵۲ء میں "مدرسہ نصرۃ العلوم" کی بنیاد رکھی اور اسی وقت سے درس و تدریس، تصنیف و تالیف، تبلیغ، تحقیق کے شعبوں میں گرانقدر خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ "مدرسہ نصرۃ العلوم" کے جاری ہونے کے وقت سے ہی آپ نے ہفتہ میں چار دن درس قرآن کا سلسلہ شروع کر دیا تھا۔ تفسیر "معالم العرفان فی دروس القرآن" در اصل صوفی صاحب مدظلہ کے ان ارشادات کا ہی مجموعہ ہے جو آپ نے چالیس برس سے زیادہ عرصہ پر محیط اس دروس میں بیان فرمائے۔ ابتداء ہی سے ان دروس کو ریکارڈ کرنے کا بندوبست کر لیا گیا تھا۔ اس طرح قرآن پاک کی مکمل تفسیر چار سو پچھتر کیسٹوں میں پوری ہوئی۔ اس کی طباعت کا سلسلہ رمضان المبارک ۱۴۰۰ھ مطابق اگست ۱۹۸۱ء میں شروع کیا گیا جو رمضان المبارک ۱۴۱۶ھ مطابق جنوری ۱۹۹۶ء میں بیس جلدوں میں پایہ تکمیل کو پہنچا۔

تفسیر "معالم العرفان فی دروس القرآن" اب تک کی موجودہ تمام بڑی تفاسیر کے نکات اور مضامین کا ایک نہایت عمدہ خلاصہ ہے۔ اس کی زبان بالکل سادہ اور عام فہم ہے یہاں تک کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے پوری طرح استفادہ کر سکتا ہے۔ ہر ایک جلد کی ابتدا میں جلد کی سورتوں کا مختصر تعارف کرایا گیا ہے جس میں سورت کے مضامین کا مختصراً ذکر کر دیا گیا ہے۔ پوری تفسیر میں ربط آیات کا خصوصیت سے خیال رکھا گیا ہے۔ اہل علم حضرات کے لیے مشکل علمی اور تحقیقی مسائل کو احسن طریقہ سے حل کیا گیا ہے۔ اس طرح ایک قاری کو بڑی تفاسیر کی طرف رجوع کرنے کی ضرورت نہیں رہتی۔ اس تفسیر میں قرآن پاک کے حقائق و معارف اور اللہ جل شانہ کے ابدی پیغام کو نہایت سہل اور سادہ انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ تفسیر کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ اس میں قرآن پاک کی تعلیمات اور مفہوم و مطالب کو حضرات خلفائے راشدین، صحابہ کرام (رضی اللہ علیہم اجمعین) تابعین، تبع تابعین، ائمہ کرام، سلف صالحین اور بزرگان دین خصوصاً محدثین کرام (رحمۃ اللہ علیہم اجمعین) کے مرتب کردہ اصولوں اور رہنمائی میں بیان کیا گیا ہے۔ توحید، رسالت، ختم نبوت، عظمت صحابہؓ اور معاد جیسے اہم موضوعات کو نہایت آسان الفاظ میں قاری کے ذہن نشین کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ کفر و شرک و بدعات اور ادیان باطلہ اور ان سے متعلق تحریکات کا نہایت مفید اور عمدہ طریقہ سے رد کیا گیا ہے۔ تفسیر میں امام الہند، حکیم الامت حضرت مولانا شاہ ولی اللہ کے گراں قدر جواہرات کو نہایت آسان اور عام فہم الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ان سب خوبیوں کے ساتھ ضروری مسائل کی تشریح بالکل سادہ زبان میں کی گئی ہے جو بے حد مفید ہے۔ علاوہ ازیں علمائے حق کے نظریات کو سامنے رکھتے ہوئے غلط افکار اور باطل فرقوں کی مکمل بیخ کنی کی گئی ہے۔ دور حاضر کے باطل نظامات مثل سرمایہ داری، سوشلزم، کمیونزم اور اس طرح کی دیگر تحریکات اور نظریات کی خامیاں بیان کی گئی ہیں۔ حکمت ولی اللہ کی روشنی میں قرآن پاک کی حقانیت اور صداقت اور لازوال حکمت عملی کی وضاحت کے ساتھ معاشی اور اقتصادی مسائل کا حل پیش کیا گیا ہے۔ جدت پسند طبقوں کے ذہنوں میں اسلام کے متعلق پائے جانے والے شکوک و شبہات کو نہایت عمدہ انداز میں رفع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ برصغیر کی سیاسی و دیگر تحریکوں اور رہنماؤں پر بھی کہیں کہیں تبصرہ کیا گیا ہے اور موجودہ ماحول کی خرابیوں کی نشاندہی کے ساتھ ان کا حل اور علاج قرآن پاک اور

بقیہ صفحہ ۱۷ پر